



مختصر

مسائل و احکام روزہ

مطابقت
فتاویٰ

الزعیم المصلح ساحتہ آیتہ اللہ العظمیٰ آقا سیّد الحاج
میرزا حسن الحائری الاحقاقی ادام اللہ ظلہ - کویت

مترجم و مرتب
حجت الاسلام مولانا الحاج
ناصر حسین صاحب
نجفی

ناشر:
مبلیغ اعظم اکیڈمی

درس آل محمدؐ، نزد سچلی گھر، جڑ والہ روڈ فیصل آباد (پاکستان) ۴۳۰۴۳۰



سماحتہ الزعیم المصلح آیتہ اللہ العظمیٰ آقا سیاح الحاج میرزا حسن الحائری الاستغاثی مدظلہ العالی

مسائل احکام روزہ

روزہ لغت میں مطلق امساک کے ہیں خواہ وہ امساک کھانا و پینا ہو یا جماع و سونا ہو خواہ بات کرنا اور انواع اعمال روحی و بدنی ہوں۔ اور اصطلاح میں مفطرات اور مبطلات سے امساک (رکنے) کے ہیں۔ صبح صادق سے غروب شرعی تک یعنی اذان صبح سے اس وقت تک کہ جب سُرخ مشرق سے مغرب کی طرف گزر جائے۔

اقسام روزہ

روزہ کی چار قسمیں ہیں ۱۔ واجب ۲۔ مستحب ۳۔ حرام ۴۔ مکروہ۔

روزہ واجب کی آٹھ قسمیں ہیں۔

- (۱) روزہ ماہ رمضان المبارک (۲) روزہ قضا رمضان المبارک ،
- (۳) روزہ های مختلف کفارہ (۴) روزہ بدل قربانی حج وغیرہ (۵) روزہ روز سوم از روز های اعتکاف (۶) روزہ اجارہ یعنی جو شخص مُردہ کی طرف سے روزہ رکھے۔ (۷) وہ روزہ جو نذر، قسم یا عہد کے سبب واجب ہوتا ہے۔
- (۸) فرزند اکبر و ارشد کا والدین کی طرف سے روزہ رکھنا در صورتیکہ روزے ان کے ذمے باقی ہوں۔

روزہ ماہ رمضان المبارک

ماہ رمضان المبارک کے روزے کا وجوب ضروریات دین سے ہے۔ ان

کا منکر مرتد شمار کیا جاتا ہے اور حاکم شرع کے اذن سے اس کا قتل واجب ہے۔ اگر کوئی شخص منکر نہیں ہے اور روزے کے وجوب کا اعتراف کرتا ہے اور جانتا ہے کہ روزہ نہ رکھنا حرام ہے لیکن بدون علت روزہ نہیں رکھتا پہلی اور دوسری مرتبہ تو حاکم شرع اس کو تفسیر کرے گا یعنی تا دیب کرے گا اور تا زیانہ لگائے گا اور تیسری مرتبہ اس کا قتل واجب ہو جائے گا۔ لیکن احتیاط میں ہے کہ تین مرتبہ تفسیر کرے گا اور چوتھی مرتبہ بہ اذن حاکم قتل کیا جائے گا۔

ہاں تیسری یا چوتھی مرتبہ اس کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب اس کے اس معاملہ کو حاکم شرع تک پہنچایا گیا ہو اور وہ تفسیر کیا گیا ہو۔ واللہ جل جلالہ اس کا معاملہ حاکم شرع تک پہنچے گا وہ ایک مرتبہ حساب ہو گا۔ اگر چاہے اس نے متعدد بار یہ فعل کیا ہو۔

یہ تفسیر یا قتل اس وقت ہو گا جب اس پر گناہ کبیرہ کا عداً اقدام نہ ہو جائے لیکن اگر وہ مرض یا کوئی دوسری علت بتائے جو قابل قبول ہو۔ تو اس پر احکام صادر نہیں ہوں گے۔

نیتِ روزہ

روزہ بھی ایک اہم عبادت ہے جس کے لئے تمام عبادتوں کی طرح نیتِ قربت لازم ہے۔ ہم نے پہلے کہا ہے کہ نیت وہی قصد و ارادہ ہے اس کے لئے تلفظ اور کوئی دوسری قید ضروری نہیں ہے۔

ماہِ رمضان کے روزے کی نیت میں صرف نیتِ قربت و اخلاص ہی کافی ہے۔ تعینِ روزہ لازم نہیں ہے۔ یعنی (روزہ رکھتا ہوں قربتہ الی اللہ) اگر کوئی شخص سہواً یا جہلاً ماہِ رمضان المبارک میں کسی دوسرے واجب

روزے مثلاً نذر، قسم وغیرہ کی نیت کر لے تو اس کے روزے کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ وہ رمضان المبارک کا روزہ ہی شمار ہوگا۔

اگر کسی نے ماہ رمضان میں عمداً کسی دوسرے روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھا ہے تو اس کا روزہ یا اطل ہو جائے گا۔ وہ روزہ نہ تو ماہ رمضان کا شمار ہوگا اور نہ ہی وہ روزہ جس کی نیت کی ہے۔

رمضان المبارک کے علاوہ روزے کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً نذر، قضا، عہد، قسم اور کفارہ۔ لہذا واجب ہے قصد اور نیت کے وقت نوعِ روزہ کی تعیین کرے۔

اگر رمضان المبارک کے علاوہ بغیر تعیین نوعِ روزہ واجب کہ جو اس کے ذمہ ہے روزہ رکھے گا تو وہ اس ذمہ سے فارغ نہیں ہوگا۔ مگر ثواب ہوگا۔

رمضان المبارک کے علاوہ حتیٰ کہ اگر وہ روزہ واجب مقبّد بھی ہو۔ مثلاً اس نے نذر کی ہے کہ اول و آخر ماہ ربیع و شعبان کو روزہ رکھے گا۔ تو واجب ہے کہ نیت کے وقت یہ قصد کرے کہ مثلاً اول ماہ ربیع روزہ رکھتا ہوں قربتہ الی اللہ تعالیٰ۔ ورنہ نذر باطل نہیں ہوگی۔

حتیٰ کہ وہ ایام متبرکہ جن میں روزہ رکھنا مستحب ہے اس کی تعیین کرنی چاہیے۔ مثلاً کہ روزہ نیمہ شعبان رکھتا ہوں قربتہ الی اللہ تعالیٰ۔

اگر ایک معین دن کو روزہ رکھنے کی نذر کرے مثلاً روز جمعہ کو اور اتفاقاً ان ایام متبرکہ میں سے ایک دن اس کے ساتھ مصادف ہو جائے جس دن روزہ رکھنا مستحب ہے مثلاً روز عید غدیر کہ اس دن روزہ رکھنا بہت زیادہ ثواب ہے اس صورت میں اس دن وہ شخص نذر کی ادائیگی کا روزہ رکھے گا۔ اس کا نذر کا روزہ بھی ہو جائے گا اور اس دن کے روزہ کا ثواب بھی مل جائے گا۔

اگر کسی نے نذر کی ہو کہ یومِ مبعث (۲۷، رجب) کو روزہ رکھوں گا اور یہ نیت بھی کی ہوئی ہو کہ ہر جمعرات کو روزہ رکھوں گا اور اتفاقاً یومِ مبعث جمعرات کو آجائے اس صورت میں جس روزہ کی نیت کرے گا دوسرا روزہ ساقط ہو جائے گا۔

انسان اگر اس نیت سے کہ پہلی رمضان المبارک کا روزہ قضا ہو گیا۔ وہ روزہ رکھے اور قضا کرنے کے بعد اس کو یاد آجائے کہ وہ روزہ پہلی رمضان کا نہیں تھا بلکہ آخر رمضان کا تھا جو قضا ہوا تھا تو اس صورت میں یہ روزہ اور اس کی قضا صحیح ہے۔

اول ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ تو آخر ماہ قضا اس کا روزہ صحیح ہے۔

اس گمان کے ساتھ کہ سالِ گذشتہ ایک یا چند روزے قضا ہو گئے تھے اس نیت کے ساتھ وہ قضا کرے اور قضا کرنے کے بعد معلوم ہو کہ یہ روزے تو پہلے سالوں یا اسی سال کے تھے تو کوئی حرج نہیں ہے وہ اس ذمہ سے فارغ ہے۔ جانتا ہے کہ اس سے ایک روزہ فوت ہوا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ ہے یا نذر وغیرہ کا تو اس صورت میں نیت مافی الذمہ کی کرے گا تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔

وہ جانتا ہے کہ ایک قسم کے چند روزے فوت ہو گئے ہیں تو پھر بھی مافی الذمہ کے قصد سے روزے رکھے گا۔ تو اس ذمہ سے فارغ ہو جائے گا۔ اگر مختلف اقسام کے روزے فوت ہو گئے ہوں۔ تو نیت و قضا کے وقت تمام روزے اس کی نظر میں ہونے چاہئیں۔

ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کا وقت وسیع ہے۔ اول شب سے آخر شب اذانِ صبح تک نیت کا اختیار ہے۔

اگر اول شب یا وسط شب نیت کرے پھر کھانا تناول کرے یا دیگر مفطرات بجالائے تو کوئی حرج نہیں اور دوسری نیت ضروری نہیں ہے مگر یہ کہ جنب ہو جائے تو اس صورت میں تجدید نیت موافق احتیاط ہے۔

نیت روزہ میں جس طرح تقدیم جائز ہے اسی طرح کبھی تاخیر بھی جائز ہے در صورتیکہ شب یا اول وقت کو نیت کرنا بھول گیا ہو تو اس کے پاس ظہر تک وقت ہے کہ نیت کرے۔ اس شرط کے ساتھ کہ ظہر تک اس نے کوئی چیز نہ کھائی ہو اور کوئی مفطر بجانہ لایا ہو۔

ایک مسافر بعد از صبح صادق وارد وطن ہوتا ہے یا کسی جگہ قصد اقامت کرتا ہے اور ابھی تک اس نے کچھ کھایا یا نہ ہو تو تا وقت ظہر نیت کر سکتا ہے۔ قبل از ظہر ایک پچھ یا لے ہو جائے یا ایک شخص بیماری سے صحت یاب ہو جائے اگر اس وقت تک اس نے کھایا یا نہ ہو تو وہ نیت کرے گا اور اس دن کا روزہ رکھے گا اس کے روزہ کی صحت میں اشکال نہیں ہے لیکن اگر وہ بعد از ظہر بالغ ہوا ہو یا صحت یاب ہوا ہو تو مستحب ہے کہ غروب شرعی مفطرات سے امساک کرے۔ مستحبی روزوں میں اگر وہ کوئی مفطر بجا نہیں لایا تو غروب آفتاب تک نیت کا اختیار ہے اس کا وہ مستحبی روزہ بھی صحیح ہے اور ثواب بھی مل جائیگا۔ جو شب اول ماہ رمضان المبارک کو تمام مہینے کے روزوں کی نیت کرتا ہے تو یہ نیت تمام ماہ کے روزوں کے لئے کافی ہے لیکن ہر روز کے لئے ہر شب تجدید نیت کرنا موافق احتیاط ہے۔

قضایا کفارہ ماہ رمضان میں ایک ماہ یا چند دن یا دو ماہ کی نیت کافی نہیں ہے۔ اور اسی طرح دوسرے روزوں میں بھی ایک مرتبہ نیت کفایت نہیں کرتی۔ بلکہ ہر روزہ کے لئے علیحدہ نیت واجب ہے۔ جس طرح مسافر کے لئے ماہ رمضان کا روزہ رکھنا حرام ہے اسی طرح

تمام اقسام روزہ از قبیل قضا و کفارہ بھی جائز نہیں ہیں۔

مسافر کے لئے ماہ رمضان میں روزہ رکھنا مطلقاً حرام ہے۔

اگر کوئی شخص مختلف سالوں کے ماہ رمضان کے روزے اس کے ذمے ہوں صرف نیت مافی الذمہ کرے تو کافی ہے یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ میں فلاں سال کے ماہ رمضان کی قضا بجالاتا ہوں۔

جو شخص میت کی طرف سے اجیر ہوا ہے یا فرزند اکبر جو نیابتاً ماں باپ کی طرف سے چاہتا ہے کہ روزہ رکھے چاہئے کہ وہ با قصد نیابت روزہ رکھے بغیر قصد نیابت اپنے ذمہ سے فارغ نہیں ہوگا۔

یوم الشک بر یعنی معلوم نہیں ہے کہ یہ دن آخر شعبان ہے یا اول رمضان۔

یوم الشک کو واجب ہے کہ آخر شعبان قریبہ الی اللہ کی نیت روزہ رکھے یا قضا مافی الذمہ کی نیت کرے۔ اس صورت میں اگر ثابت ہو جائے کہ اول ماہ رمضان مہتی تو یہ روزہ ماہ رمضان کا شمار ہوگا۔

اگر یوم شک کو ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھے گا تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ مگر یہ کہ قبل از ظہر ثابت ہو جائے کہ آج اول ماہ رمضان ہے اور ماہ رمضان کے روزے کی نیت کی تجدید کرے۔

اگر یوم شک کو تردد کے ساتھ نیت کرے یعنی کہے اگر آج اول ماہ رمضان ہے تو واجب روزہ ہے اور اگر آخر شعبان ہے تو مستحب روزہ ہے اس صورت میں اس کا روزہ باطل ہے اور ان میں سے کوئی روزہ بھی محسوب نہیں ہوگا۔

شب یوم شک کھانی کہ روزہ کی نیت نہ کرے اور قبل از ظہر ماہ رمضان ثابت ہو جائے تو اگر اس وقت تک کوئی مقررہ بجا نہیں لایا تو نیت کرے اس کا روزہ صحیح ہے۔

اگر مندرجہ بالا مسئلہ میں کوئی مفطر یا میطل بجالایا ہو تو اس کو چاہیے کہ باقی دن امساک کرے اور اس دن کی قضا بجالائے۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اگر بعد از ظہر ماہ رمضان ثابت ہو جائے تو اس صورت میں خواہ کوئی مفطر بجالایا ہو یا نہ، ہر حالت میں اس دن کی قضا بجالائے گا۔

اگر یوم شک کو نیت شعبان کا روزہ رکھے اور پھر قصد افطار کرے اور ماہ رمضان کے ثابت ہونے کے بعد تجدید نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

اگر ماہ رمضان کے کسی روزہ کی نیت کے بعد عمداً افطار کا قصد کرے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اگر اس کے بعد توبہ بھی کرے اور نیت روزہ کی تجدید کرے، پھر بھی اس روزہ کی قضا واجب ہوگی بلکہ احتیاطاً کفارہ بھی ادا کرے گا۔

اگر بغیر نیت روزہ اول صبح صادق سو جائے اور قبل از ظہر بیدار ہو اور نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر وہ بعد از ظہر بیدار ہو اور نیت کرے تو اس دن کی قضا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص اذانِ صبح سے اذانِ مغرب تک غشی کی حالت میں تھا لیکن اس نے پہلے روزہ کی نیت کی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہوگی، اگر اس نے نیت نہیں کی تھی تو اس کی قضا واجب ہوگی۔

اگر رات کو روزہ کی نیت کی اور اذانِ صبح سے اذانِ مغرب تک سویا رہا اس صورت میں بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

کسی نے ایک روزے کی نیت کی ہو تو دوسری نیت کی طرف عدول جائز نہیں ہے۔ مثلاً نذر کے روزہ کی نیت کی ہے تو جائز نہیں کہ وہ قضاء رمضان یا اس کے کفارہ کی طرف عدول کرے، حتیٰ کہ مستحی روزوں میں بھی عدول جائز نہیں ہے۔

میں نے سچے کا روزہ رکھنا مشروع اور صحیح ہے اور اجر و ثواب رکھتا ہے، ہم نے

پہلے کہا ہے کہ اس کی تمام عبادات بھی صحیح ہوں گی
 کفار پر بھی روزہ رکھنا واجب ہے لیکن ان کا روزہ قبول نہیں ہوگا اور نہ ہی
 صحیح ہے کیونکہ ان سے نیت قربۃ الی اللہ ممتنع ہے۔
 اگر کافر مسلمان ہو جائے تو عبادات کی قضا اس سے تفصیلاً ساقط ہے۔
 مرتد فطری اگر تو یہ کرے تو واجب ہے کہ وہ تمام عبادات جو زمانہ ارتداد
 میں نہیں کیں قضا کرے۔

چاند کے ثابت ہونے کے مسائل و احکام

ہر وہ شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عادل ہو یا غیر عادل اگر وہ خود اپنی
 آنکھوں سے رمضان یا شوال کا چاند دیکھے تو خود اس پر واجب ہے کہ صبح وہ
 عید کرے یا روزہ رکھے اگرچہ اس کے علاوہ کسی آدمی نے بھی چاند نہ دیکھا ہو۔
 دو عادل مردوں کی شہادت سے بھی ہلال ثابت ہو جاتا ہے خواہ وہ شہادت
 حاکم شرع کے سامنے ہو یا نہ ہو۔

بخیر تعداد میں لوگوں کا چاند دیکھنا بھی موجب اثباتِ ماہ ہے اگرچہ وہ عادل
 نہ ہوں لیکن یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے دھوکہ تو نہیں کیا ہے یا مذاق تو نہیں
 کر رہے ہیں۔ اس مسئلہ کو "شیاع" کہتے ہیں جو حجت ہے۔
 چاند کے موضوع پر عورتوں کی شہادت حجت نہیں ہے اگرچہ وہ عادل اور
 زیادہ ہوں۔

اگر بہت زیادہ عورتیں رویتِ ہلال کا دعویٰ کریں۔ اس طرح کہ وہ موجب
 علم و یقین ہو جائے تو چاند ثابت ہو جائے گا۔ ان کی شہادت کے سبب نہیں بلکہ حصولِ
 یقین کی وجہ سے جو خود قطعی حجت ہے۔
 حکم حاکم شرع بھی حجت ہے۔

اگر ایک مقام یا شہر میں چاند دیکھا جائے اور ثابت ہو جائے تو اس کے تمام
نزدیکی دیہات اور شہروں پر واجب ہے کہ انکی اتباع کریں، ان ایک دوسرے سے
نزدیک شہروں کو اصطلاح میں "ہم افق" کہتے ہیں۔

اگر مشرقی شہروں میں چاند دیکھا جائے تو مغربی شہروں میں بہ طریق اولی ثابت ہوگا۔
مغربی شہروں میں چاند دیکھنا مشرقی شہروں کے لئے حجت نہیں ہے۔ اگرچہ وہ
ہم عرض ہو، مثلاً چاند اگر خراسان اور تہران میں ثابت ہو جائے تو اہالیانِ آذربائیجان
ان کی اتباع کریں گے لیکن اگر آذربائیجان چاند دیکھا جائے تو اہالیانِ تہران و خراسان
کے لئے حجت نہیں ہے۔

کوئی اسیر، کفار یا قیدی اور اسلامی ممالک سے دور ہو اور ماہِ رمضان سے
بے خبر ہو اور اثباتِ ماہِ رمضان کا کوئی وسیلہ بھی نہ ہو اس صورت میں وہ اپنے
گمان پر عمل کرے گا۔

اگر گمان اور ظن کا بھی کوئی راستہ نہ ہو تو سال میں تیس دن مقرر کر کے روزہ
رکھے گا۔

مترجمہ بالامستلہ میں اس کے ایامِ روزہ ماہِ رمضان یا رمضان کے بعد تھے
تو اس کا روزہ صحیح اور کافی ہے لیکن اگر اس کے بعد معلوم ہو کہ وہ روزے قبل از
رمضان تھے تو کافی نہیں ہے ان کی قضا واجب ہوگی۔

اگر اس کے کچھ روزے ماہِ رمضان اور کچھ روزے شوال میں تھے تو تمام
صحیح ہوں گے۔

اگر اس کے کچھ روزے ماہِ شعبان اور کچھ ماہِ رمضان میں تھے تو اس صورت
میں وہ روزے جو رمضان میں تھے وہ تو صحیح ہوں گے اور جو شعبان میں ہوں گے
ان کی قضا کرے گا۔

اگر اس کا عدمِ علم آخر عمر تک مستمر رہے اور اس سال کا ماہِ رمضان اس پر

واضح نہ ہو تو وہ روزے اس کے کافی اور صحیح ہوں گے۔

اقبال معنوی اور نشاط و روح کی صورت میں مستحب ہے کہ نماز مغرب کے بعد افطار کرے۔

عدم اقبال، بے نشاطی و توجہ اور طعام کی طرف نفس کی رغبت کی صورت میں افطار کو نماز مغرب پر مقدم کرنا مستحب ہے۔

دستر خوان پر لوگ اس کا انتظار کر رہے ہوں تو پھر بھی نماز پر افطار کو مقدم کرنا مستحب ہے۔

مستحب ہے کہ رویت ہلال کے وقت دعا کریں وہ دعا جو ائمہ علیہم السلام سے مروی ہے۔ احتیاطاً اس دعا کو پڑھیں کیونکہ بعض اس کو واجب جانتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي وَخَلَقَكَ وَقَدَّرَ مَنَازِلَكَ
وَجَعَلَكَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَهْلِهِ عَلَيْنَا
اِهْلًا لَّا مِيَارَ كَا اَللّٰهُمَّ اَهْلِهِ عَلَيْنَا بِالسَّلَامَةِ
وَالِاسْلَامِ وَالْيَقِيْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوْفِیْقِ
بِمَا تَحِبُّتَ وَتَرْضٰی۔

شرائط و حوب اور صحتِ روزہ

شروطِ اولے: بالغ ہونا یعنی روزہ بالغ پر واجب نہیں ہے۔
علاماتِ بلوغ: لڑکوں میں علاماتِ بلوغ تین چیزوں میں سے

ایک ہے۔

(الف) پندرہ سال قمری پورے ہو جائیں۔

(ب) پیٹھ کے بال اُگنا اور پیڑ و پر سختی آنا۔

(ج) احتلام

طرکوں میں ان تین علاماتِ بلوغ میں سے ایک علامت ثابت ہونے پر ان پر روزہ رکھنا واجب ہو جاتے گا۔

اگر بچہ پندرہ سال کی عمر سے بڑھ جانے اگرچہ دوسری دو علامات ظاہر نہ ہوں پھر بھی وہ بالغ ہے۔ اسی طرح اگر پندرہ سال پورے ہونے سے پہلے وہ محتلم ہو جاتے تو پھر بھی بالغ ہے۔

طرکیوں میں علامتِ بلوغ بھی تین چیزوں میں سے ایک ہے۔
(الف) نو سال قمری پورے ہو جائیں۔

(ب) حیض دیکھنا

(ج) بالوں کا اُگنا

حیض دیکھنا اور بالوں کا اُگنا نو سال سے قبل نہیں ہوتا۔

یہ علامات اور بالغ ہونا نماز، روزہ اور تمام احکامِ شرعیہ کے واجب ہونے کی شرط ہے۔ نہ کہ ان کے صحیح ہونے کی شرط ہے کیونکہ ہمارے نزدیک میتر اطفال کی عبادت بھی صحیح ہے اگر وہ نابالغ ہوں خصوصاً بچوں کے اولیاء پر مستحب ہے کہ وہ بچوں کو احکامِ شریعت کی مشق کرائیں۔ اس تمرین کا آغاز چھ سال سے ہے اور سات سال میں تاکید کی جائے گی۔

شوط دوم: عقل عقل عبادت کے واجب ہونے کی شرط بھی ہے

البتہ نماز، روزہ اور تمام عبادات دیوانہ اور مجنون پر واجب نہیں ہیں اور اگر دیوانہ کبھی عبادت کی صورت کو سمجھ لائے تو اس کی عبادت صحیح نہیں ہے۔

ہم نے پہلے کہا ہے حالتِ غش بھی جنون کی مانند ہے یعنی اگر کوئی شخص ہر وقت حالتِ غش میں رہے تو اس پر نہ وہ عبادت اور نہ ہی اس کی قضا۔ کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

شرط سوم: اسلام اسلام شرطِ واجبِ روزہ نہیں ہے کیونکہ احکامِ شرعیہ

پر عمل کفار پر بھی واجب ہے۔ لیکن اسلام شرطِ صحتِ روزہ ہے یعنی عبادات صرف مسلمان و مومن کی قبول ہوتی ہیں۔ اِنْتَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنْ الْمُتَّقِيْنَ کہ خداوند عالم عمل صرف متقین کا قبول فرماتا ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی اساس ایمان ہے۔

لیکن مزد فطری یا گروہ دیگر جو ظاہراً مسلمان ہیں لیکن محکوم بہ کفر ہیں مثلاً خوراج و فرقہ غالی ہا مثلاً علی الصلی وغیرہ کہ ان کے اعمال صحیح تھیں ہیں۔ تو یہ گمراہی کے بعد ان پر واجب ہے کہ ایام انحراف والے اعمال قضا کریں۔

شرط چہارم: حیض و نفاس سے خالی ہونا؛ جس عورت نے بھی اثناء روزہ میں خون حیض یا نفاس دیکھا۔ اگر وہ ایک لمحہ بھی ہو اس کا روزہ فاسد اور قضا واجب ہے۔ اگر وہ خون بعد از ظہر دیکھے تو مستحب ہے کہ ماہ رمضان کے احترام میں مغرب تک مقطرات (کھانے پینے) سے امساک کرے لیکن بعد میں اس روز کی قضا کرے گی۔

شرط پنجم: مسافر نہ ہونا۔ یعنی مسافر پر روزہ واجب نہیں ہے اور اس کا روزہ مقبول نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے شرط وجوب اور صحت روزہ وطن یا قیام میں ہے یا کثیر السفر ہونے میں وغیرہ۔

وہ روزے جو سفر میں رکھے جاسکتے ہیں

جو شخص حج میں قربانی کی قدرت نہیں رکھتا اس کو دس روزے رکھنے چاہئیں تین روز یعنی سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں روزے رکھے گا اور باقی سات روزے گھر واپس آنے کے بعد۔

وہ مسافر جو مسند سے ناواقف ہے اور صحیح گمان کرتے ہوئے سفر میں روزہ رکھے اس کا روزہ صحیح ہے اور قضا نہیں ہے۔

جو شخص حج پر گیا ہو اور نوزوالحجہ کو عرفات میں تھا اور وہ عمدۂ عرفات سے قبل از غروب آفتاب نکل آیا اگر وہ اس کے کفارہ کی ادائیگی سے عاجز ہو (جو ایک اونٹ نحر کہ نام ہے) تو اس کے عوض اٹھارہ روزے سفر میں رکھ سکتا ہے۔
اگر کوئی شخص نذر کرے کہ وہ چند روز سفر میں روزے رکھے گا۔
تو اس کے روزے صحیح ہیں۔

جو شخص اپنی حاجت پوری ہونے پر تین دن مسجد نبوی مدینہ منورہ میں روزے رکھ لے اس کے روزے مشروع اور صحیح ہیں اگرچہ وہ مسافر ہو۔
سفر میں سستی روزے رکھنا مثلاً عید غدیر اور سبغت وغیرہ کے روزے اختلاف روایات کی وجہ سے اعراض کرنا موافق احتیاط ہے اگرچہ ظاہراً جائز نہیں۔

شرط ششم، صحت و سلامتی یعنی مریض و علیل نہ ہو، بدن کے اعضاء و جوارح میں وہ مرض و علت جس کو روزہ زیاں و ضرر کا موجب نہ ہو لیکن روزہ کسی مرض کا موجب ہو جاتا ہے یا طول و شدت مرض کا موجب بن جاتا ہے تو روزہ کو ترک کرے گا اور ایام صحت میں قضا کرے گا۔

روزہ رکھنے سے ضرر و نقصان پہنچنا یا تو طبیب عاقل و ایماندار ڈاکٹر کی تشخیص سے ثابت ہوتا ہے یا انسان کے اپنے تجربے کے ساتھ۔

اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں مریض

مسائلے

ہوا ہو اور روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائے اور اس کا مرض طول پکڑ جائے اور اسی بیماری کی حالت میں وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے قضا واجب نہیں ہے۔

جس شخص کی بیماری اس ماہ رمضان سے دوسرے سال ماہ رمضان تک رہے اور سال کے دوران روزہ کی قضا کے لئے صحت نہ ہوئی ہو (صحیح نہ ہوا

۱۲
ہوں) اس صورت میں اس سے قصا ساقط ہے۔ لیکن ہر روزہ کے عوض ایک مُد طعام کفارہ دے گا۔

عورت حاملہ ہو اور خطرہ ہو کہ روزہ اس کو یا اس کے حمل کو نقصان پہنچائے گا تو واجب ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے عوض ایک مُد یا دو مُد اپنے مخصوص مال سے صدقہ دے اور بعد میں قضا بھی کرے۔

جو عورت بچے کو دودھ دیتی ہو اگر اس کا دودھ کم ہو، وہ بچے کی ماں ہو یا دائی وہ اُجرت لیتی ہو یا محنت پلاتی ہو۔ اگر روزہ اس کے لئے یا بچے کے لئے مُضر ہو تو واجب ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے عوض ایک یا دو مُد طعام تصدق کرے اور اس کے بعد قضا بھی کرے۔

ایک شخص کو پیاس کی بیماری ہے اور صبر کی طاقت نہیں رکھتا۔ افطار کرے گا اور ضرورت کے مطابق پانی پئے گا اور کھانا کھائے گا اور ہر روز ایک مُد طعام کفارہ دے گا۔ اور احوط دو مُد ہے۔

ضعیف مرد و عورت اگر روزہ نہیں رکھ سکتے یا روزہ رکھنا ان پر رحمت و مشقت ہو تو وہ افطار کریں اور ہر روز کے عوض ایک یا دو مُد طعام دیں گے۔
رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے اگر روزہ سے فرار کا ارادہ بھی کیوں نہ ہو۔

اولے و دوم، کھانا اور پینا، خواہ

کم ہو یا زیادہ، خواہ کھا تا پینا عادی

مبطلاتِ روزہ

ہو مثلًا روٹی، گوشت، مختلف سبزی جات و میوہ جات، پانی اور شربت اور خواہ غیر عادی ہو مثلًا خاک، کوئلہ، مختلف دوائیں وغیرہ۔

لعابِ دہن نکلنا روزہ دار کے لئے

مسائلے

جائز ہے اور روزے کو کوئی

ضرر نہیں پہنچاتا۔ لیکن اگر لعابِ دہن زیادہ جمع ہو جاتے تو اس کا نگہنا بئید از احتیاط ہے۔

جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اس پر واجب ہے کہ کھانا کھانے کے بعد خلل کرے۔

اگر کھانے کا کوئی ذرہ دانتوں میں رہ جائے اور وہ سہواً حلق سے نیچے اتر جائے یا سہواً اس کو نگل لے تو روزہ صحیح ہے۔

لیکن اگر اس کو یقین ہو کہ خلل نہ کرنے کی وجہ سے وہ غذا کے ذرات یقیناً اندر چلے جائیں گے تو اس صورت میں خلل واجب ہے۔

وہ غذا کے ذرات جو دانتوں میں رہ گئے ہوں اگر روزہ دار اس کو عمدتاً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور قضا و کفارہ بھی واجب ہو گا۔ البتہ لعابِ دہن نگلنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس شرط کے ساتھ

کہ وہ لعابِ دہن منہ سے باہر نہ آئے، اگر روزہ دار لعابِ دہن کو زبان کی نوک پر رکھ کر منہ سے باہر کرے اور اس کو منہ میں پھرتا رہے اور نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہو جائیں گے۔

اسی طرح اگر مسواک کرتے ہوئے اس کو منہ سے نکال لے اور اس پر لعابِ دہن لگا ہوا ہو اور دوبارہ اسی طرح منہ میں ڈال لے اور وہ پانی یا لعابِ اندر چلا جائے تو پھر بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہو جائے گا۔ طبیعہ کے ذریعے دوا یا غذا روزہ دار کے اندر داخل کرنا روزہ کو باطل نہیں کرتا۔

روزہ دار کی آنکھ، کان اور ناک میں قطرہ یا دوا ڈالنا بھی مبطل روزہ نہیں ہے۔ اگر ناک کے ذریعے سے اختیاراً و عمدتاً دوا یا غذا پیٹ میں چلی جائے تو روزہ باطل اور قضا و کفارہ ضروری ہے۔

۱۶
 آئے تناسل میں بھی دواؤ النابطل روزہ نہیں ہے۔
 سوم، جماع: حشفہ یا مقدار حشفہ عمدہ داخل کرنا ہر فاعل و مفعول کیلئے
 موجب فساد روزہ ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔

حشفہ یا مقدار حشفہ سے کم داخل کرنا موجب قضا و کفارہ نہیں ہے، اگرچہ
 ایسا فعل روزہ دار کے لئے حرام ہے۔

اگر بطور سہو و نسیان یا حالت خواب میں جماع کرے اگر انزال بھی ہو جائے
 تو مبطل روزہ نہیں ہے۔

اگر کوئی روزہ دار کو جماع کرنے پر مجبور کر دے اور وہ جماع کر لے
 اگرچہ انزال بھی ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

سجرو زبردستی جماع کے دوران اگر وہ مجبوری ختم ہو جائے تو واجب ہے
 کہ فوراً آئہ تناسل خارج کر دے۔

اگر روزہ دار آئہ زکورت بے ارادہ فرج کے ساتھ ملا دے اور اتفاقاً
 داخل فرج ہو جائے تو مبطل روزہ نہیں ہے۔

اگر آئہ زکورت پر نائیون، حیر یا کسی دوسرے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ کر
 جماع کرے اور مقدار حشفہ تک داخل ہو جائے تو فاعل و مفعول دونوں کا روزہ
 باطل اور فاسد ہو جائے گا۔

تمام مقامات پر احکام شرعیہ کا دار و مدار یقین پر ہے اس موقع پر بھی اگر
 فاعل و مفعول کے درمیان مباشرت کا عمل صادر ہوا ہو اور یقین نہ ہو کہ حشفہ یا
 مقدار حشفہ داخل ہوا ہے یا نہیں۔ اس صورت اور عدم یقین کی صورت میں روزہ فاسد
 نہیں ہوگا۔

چہارم :- استمنا: یعنی طلب منی کرنا خواہ وہ ہاتھ، بوس، لٹکا
 لگاہ کرنے یا تصور و خیال کے ذریعے ہی ہو۔ ہر حالت میں مرد و عورت کے لئے

موجب فسادِ روزہ و قضا و کفارہ ہے۔

اگر انزال کے ارادہ سے استمناء کرے لیکن منی خارج نہ ہو یا انزال

مسائلے

نہ کرنا چاہتا ہو پھر بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

اگر بدون قصد و ارادہ لہو و لعب اور بوس و کنار کرے اور اس سے اعمالِ بوالہوسانہ اور خیالاتِ فاسدہ صادر ہو جائیں فعلِ حرام کا مرتکب تو ہو جائے لیکن روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اگر اس کو اپنے آپ پر اعتماد ہو اور اس طرح کے افعال سے عادتاً اس کو انزال نہ ہوتا ہو اور اتفاقاً انزال ہو جائے و عدم قصدِ انزال کی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ خصوصاً بوس و کنار میں قضا کرے۔

احتلام :- یعنی ایامِ ماہِ رمضان یا دوسرے ایامِ جن میں روزہ رکھا ہو خواب کی حالت میں جنب ہونا مبطلِ روزہ نہیں ہے۔ اور احتلام کے بعد پیشاب اور استبراء کرنا بھی روزے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

اگر جانتا ہو کہ نیند کی حالت میں وہ عادتاً محکم ہو جاتا ہے آیا پھر بھی ماہِ رمضان میں دن کو سو سکتا ہے؟ کوئی حرج نہیں اور مبطلِ روزہ نہیں ہے خصوصاً ضرورت کے وقت، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ احتلام اور لذت حاصل کرنے کی نیت سے نہ سوتے۔

پانچم :- جو شخص عمدتاً سبابت کی حالت میں اذانِ صبح تک باقی ہے

خواہ وہ ماہِ رمضان کا روزہ ہو یا اسکی قضا، اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسائلے

تمام اقسامِ روزہ مثلاً کفارہ و نذر وغیرہ میں بھی احتیاط یہی ہے کہ روزہ

کو اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔
 ماہ رمضان میں عورت کا حیض و نفاس اور استحاضہ پر باقی رہنا بھی جنابت پر
 باقی رہنے کے حکم کی طرح ہے۔ حیض یا نفاس والی عورت اگر فجر صادق اور اذان صبح
 سے پہلے پاک ہو جائے اگر غسل یا تیمم کے لئے وقت اور مہلت نہ بھی ہو تو روزہ رکھے گی
 اور اس کا روزہ صحیح ہوگا۔ اگر جنبی شخص ماہ رمضان کی رات کو بغیر ارادہ غسل کے سو جائے
 اور اذان صبح کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں
 اگر جنبی شخص سو جائے اور اس کا ارادہ بیدار ہونے اور غسل کرنے کا ہو تو اس کا
 روزہ صحیح ہے اور اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔

اگر جنبی شخص ماہ رمضان میں رات بیدار ہونے اور غسل کرنے کی
 نیت سے سو جائے اور صبح سے پہلے بیدار ہو جائے اور دوبارہ اس
 ارادے سے سو جائے اور اس مرتبہ اذان صبح کے بعد بیدار ہو تو اس دن
 کے روزہ کی قضا واجب ہو جائے گی۔

اگر قبل از صبح دومرتبہ بیدار ہوا ہو اور تیسری مرتبہ سو جائے اور
 اذان صبح کے بعد بیدار ہو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب
 ہوں گے۔

ششم :- خدا و رسول اور آئمہ علیہم السلام پر عمداً جھوٹ باندھنا۔
 خدا و پیغمبر اکرمؐ و بارہ اماموں اور حضرت صدیقہ کبریٰؑ فاطمہؑ زہراؑ
 علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا مبطل روزہ ہے۔ اس باب میں تمام انبیاء
 اور ان کے اوصیاء بھی شامل ہیں۔

اگر جھوٹ کو حکایت اور نقل قول
 کے طور پر کہے تو مبطل روزہ نہیں ہے۔

مسائل

عالم یا واعظ یا کوئی شخص روزہ ماہ رمضان میں حدیث یا روایت بیان

کرنا چاہیے، اگر اس حدیث یا روایت کی صداقت کا علم ہو تو ٹھیک ہے۔
ورنہ کتاب یا راوی کا حوالہ ضرور دے۔

جھوٹ اگرچہ مطلقاً حرام ہے لیکن وہ ذوات مقدسہ جی ذکر اور پرہیز کیا
ہے ان کے علاوہ مبطل روزہ نہیں ہے۔

مجتہد اور فقیہ پر عقائد اور احکام شرعیہ میں جھوٹ باندھنا بلکہ مطلق
احادیث میں بھی بعید نہیں ہے کہ مبطل روزہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ
خدا و رسولؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔

جھوٹ کہنے میں فرق نہیں ہے کہ کوئی شخص جھوٹ کی ابتدا کرے یا
جھوٹی روایت کی تصدیق کرے۔

اگر ماہ رمضان کی رات کو کوئی جھوٹ بولے پھر دن کو اس جھوٹ کی تصدیق کرے
(یعنی یہ کہے کہ جو روایت میں نے رات کو بیان کی تھی وہ صحیح ہے) یہ بھی مبطل روزہ ہے۔ اگر سہویاً
عدم علم کی صورت میں جھوٹ بولے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اس نیت کے ساتھ کہ یہ
خبر صحیح اور سچی ہے، بیان کرے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ یہ بات جھوٹی تھی تو روزہ کو کوئی
نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن اس کے برعکس اگر جھوٹ بولے اور بعد میں بات سچ نکلے تو مبطل
روزہ ہے۔ اگر ایک جھوٹ کو خدا و پیغمبر و ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف نسبت دے
اور اس کے بعد توبہ کر لے پھر بھی اس کا روزہ باطل ہے۔

ہفتم، ارتعاس، یعنی سر کو پانی میں ڈبو نایا پانی میں غوطہ لگانا، سر کو حالت
میں پانی میں ڈبو نا مبطل روزہ ہے خواہ وہ غوطہ لگائے یا سر پانی میں ڈبو دے
۔ آب مضاف میں بھی سر ڈبو نا موجب فساد روزہ ہے۔ اگر تمام کے ساتھ آنکھ، کان
اور ناک پانی کے اندر لے جائے اور صرف سر باہر رہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۔ اگر سہواً اور بھول کر سر کو پانی میں ڈبو دے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن سر کو فوراً پانی
سے باہر نکال لینا چاہیئے۔ اس میں بے جا رہنا موجب فساد روزہ ہوگا۔ اگر پانی میں

یے اختیار کر جائے اور سہاٹی میں چلا جائے تو یہ موجب فسادِ روزہ نہیں ہوگا۔ اگر کوئی دشمن یا درندہ کے ڈر سے مجبور ہو کر غوطہ لگا دے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگر جنبی شخص کو ماہِ رمضان یا روزہ معین میں سوائے ارتماس کے اور کوئی چارہ نہ ہو تو اس صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھے گا۔

ہشتم: اگر وہ غبار اور دھواں نکلتا رہے غبارِ خواہ پتلا ہو یا گاڑھا خواہ وہ غبارِ صلال ہو یا حرام، مبطلِ روزہ ہے۔ غلیظ دھواں مبطلِ روزہ ہے۔
 نہم: حقنہ (انجا) کرنا مبطلِ روزہ ہے۔ حقنہ اختیار کرنا ہو یا اضطرابِ وجوب فسادِ روزہ ہے لیکن شیات (دوا کی وہ تہی جو مقعد میں رکھی جاتی ہے) کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دھم، عمدائے کرنا، عمدائے کرنا خواہ وہ ضرورتاً ہو یا حکمِ ڈاکٹر و حکیم ہو ہر صورت میں موجب فسادِ روزہ ہے لیکن اگر سہواً یا نسیاناً بے اختیار قے آجاتے تو مبطلِ روزہ نہیں ہے۔

اگر روزہ دار کو قے آنے لگے اور

مسائل

اس کو روک سکتا ہو اور اس کے روکنے

میں کوئی نقصان بھی نہ ہو تو واجب ہے کہ قے نہ کرے، اگر قے روکنا موجب ضرر ہو تو قے کرے گا اور اس روزہ کی قضا کرے گا۔

اگر قبل از صبح ایسی غذا کھائے جو دن میں بے اختیار موجب قے ہو اس صورت میں احتیاطِ روزے کے قضا کرنے میں ہے۔

روزہ دار کے لئے ڈکار لیتا بھی جائز ہے۔

اگر جنبی شخص قبل از صبح تنگی وقت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے غسل نہ کر سکے تو وہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور اذانِ صبح تک بیٹھے یعنی جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ اس وقت تک نہ سوتے حیض اور نفاس والی عورت بھی جنب کے حکم میں ہے۔

اگر اطمینان ہو کہ پانی اندر نہیں جائے گا تو روزہ دار کے لئے کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے۔

اگر واجب وضو میں کُلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور غفلتاً یا سہواً پانی اندر چلا جائے تو وہ مغیر روزہ نہیں ہے۔

اگر ٹھنڈا ہونے کے لئے یا بغیر کسی وجہ کے یا سستی وضو کے لئے کُلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور بے اختیار پانی اندر چلا جائے تو اس دن کی قضا واجب ہوگی۔

روزہ دار شخص کو اگر یقین یا گمان ہے کہ کسی محفل میں شریک ہو گا۔ تو لوگ اس کو کھانے پر مجبور کر دیں گے تو اس صورت میں اگر وہاں جائے گا اور کھائے گا اگرچہ وہ کھانا بہ جبر و کراہی کیوں نہ ہو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور قضا بلکہ کفارہ بھی لازم ہوگا۔

میت کو مس کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، اسی طرح اگر کسی نے رات میت کو مس کیا ہو تو واجب نہیں ہے اذانِ صبح سے پہلے روزہ کی غسل کرے۔

وہ چیزیں جو صرف موجب قضا ہوتی ہیں

مندرجہ ذیل چیزیں جن کا ہم ذکر کریں گے صرف موجب قضا سے روزہ ہوتی ہیں۔ موجب کفارہ نہیں ہوتیں۔

- (۱) عمدتاً قے کرنا (۲) حیض و نفاس اور استحاضہ کے ساتھ اذانِ صبح تک باقی رہنا۔ اس صورت میں کہ ان پر غسل واجب ہو۔ (۳) جنبی شخص کا قبل از صبح دوسری مرتبہ سونا (۴) بلا ضرورت کُلی کرنا یا ٹھنڈا ہونے کے لئے یا سستی وضو کے لئے اور غفلتاً پانی اندر چلا جائے (۵) اگر اس گمان کے ساتھ ابھی رات باقی ہے اور صبح صادق طلوع نہیں ہوئی کھانا کھالے اور پھر

معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو اس صورت میں اگر تحقیق پر قادر تھا اور تحقیق نہیں کی تو اس پر اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ البتہ اگر تحقیق اور تحصیل علم پر قادر نہ تھا تو قضا واجب نہیں ہوگی۔ (۶) اگر ایک عادل شخص کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے کھانا کھالے اور پھر معلوم ہو کہ صبح طلوع ہو گئی تھی پھر بھی قضا واجب ہوگی۔ (۷) ایک آدمی نے اطلاع دی کہ صبح ہو گئی، اس گمان کے ساتھ کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے یا مذاق کر رہا ہے، کوئی چیز کھالے اور بعد میں اس شخص کی بات سچ ثابت ہو تو پھر بھی قضا واجب ہوگی۔ (۸) بعض اوقات ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ بارش اور آندھی و طوفان وغیرہ کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا اور روزہ دار گمان کرے کہ رات ہو گئی ہے اور اثبات و تحقیق کا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے اور افطار کرے اور اس کے بعد معلوم ہو دن باقی تھا تو قضا واجب ہوگی۔

وہ چیزیں جو موجب قضا اور کفارہ ہوتی ہیں

(۱) اگر ایک یا دو عادل شخص طلوع فجر کی اطلاع دیں اور ان کی اس خبر کو جھوٹ یا مذاق پر محمول کرے، کوئی چیز کھالے اور پھر خبر دینے والے کی صداقت معلوم ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ قضا اور کفارہ واجب ہے۔ (۲) اگر تحقیق اور تحصیل علم کی طاقت اور ذریعہ بھی ہو اور ان پر عمل نہ کرے تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (۳) اگر ایک شخص کہے کہ رات ہو گئی ہے اور افطار کا وقت ہے اور روزہ دار تحصیل علم پر قدرت کے باوجود سستی کرے اور افطار کر لے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ رات نہیں ہوئی تھی تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

دو مقامات پر دو اشخاص کے لئے
تفصیل احکام قضا و کفارہ
 قضا اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔

اولے: وہ کہ جو جان بوجھ کر مبطلاتِ روزہ کا اقدام کرے۔

دوم: جو مسئلہ سے جاہل ہو یعنی وہ تحصیل مسائلِ دینیہ میں اپنی شرعی تکلیف کو جانتا تھا۔ اور احکامِ علمِ دین اور احکامِ شرعیہ کے حاصل کرنے پر قادر بھی تھا لیکن اس کے باوجود اس نے کاہلی و سستی سے کام لیا ہو۔

تین مقامات پر قضا اور کفارہ ساقط اور عمل قبول ہے۔

اولے: اس جگہ پر کہ انسان سہواً یا نسیاناً مبطلاتِ روزہ کا مرتکب ہو۔

دوم: باجبر و اکراہ افطار کرے اور مبطلاتِ روزہ کا مرتکب ہو۔

سوم: جو شخص جہلاً مبطلاتِ روزہ کا مرتکب ہو جیسے اکثر دیہاتی

وغیرہ کہ اپنی شرعی تکلیف سے بے خبر ہیں یا مراکزِ علمیہ سے دور ہیں۔ اور عالم یا مسئلہ بتانے والا ان کی پہنچ سے دور ہے اور تحصیلِ علم سے عاجز ہیں۔

فقط چار قسم کے روزوں میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

مسائلے

(۱) روزہ ماہِ رمضان (۲) روزہ قضاءِ ماہِ رمضان جو ظہر کے بعد

افطار کیا جائے (۳) روزہ نذرِ معین (۴) روزہ اعتکاف

اگر ماہِ رمضان کی قضا کا روزہ قبل از ظہر توڑ دے تو موجبِ کفارہ نہیں ہے بلکہ دوسرے دن اس کے عوض روزہ رکھے گا۔

میت کا اجیر و نائب اگر ماہِ رمضان کی قضا کا روزہ قبل از ظہر یا بعد از ظہر اختیار بھی توڑ دے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

ماہِ رمضان کا کفارہ تین چیزوں میں سے ایک ہے: ایک غلام کا آزاد کرنا۔ پے درپے دو ماہ روزے رکھنا اور ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا (ان تینوں میں سے جو بھی ایک کفارہ اختیار کر لے کافی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ترتیب کا لحاظ کرے یعنی پہلے ایک غلام آزاد کرے اور غلام آزاد نہیں کر سکتا

تو دو ماہ پہ درپے روزے رکھے اگر ان سے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

تین کفاروں میں سے ایک کفارہ اس صورت میں ہے کہ روزہ دار روزہ کو معطر حلال کے ساتھ فاسد کرے، لیکن اگر حرام چیز (مثلاً شراب، مردار کا گوشت اور خنچ طعام وغیرہ) سے فاسد کرے گا تو اس صورت میں تینوں کفارے واجب ہو جائیں گے۔

ماہ رمضان کے قضا روزہ کو بعد از ظہر توڑنے کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر کھانا نہ کھلا سکے تو تین دن روزے رکھے گا۔

کفارہ اعساک بھی ماہ رمضان کے تین کفاروں میں سے ایک ہے اس میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا جائے گا۔

نذر معین کا کفارہ ماہ رمضان کے تین کفاروں میں سے ایک ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ بھی کفارہ قسم کے مانند ہے یعنی دس مساکین کو کھانا کھلانا یا لباس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔

ہر ایک مسکین کو کھانا دینے کی مقدار ایک مد ہے۔

جو شخص تینوں کفارے ادا کرنے سے عاجز ہو وہ اگر اپنی قدرت طاقت

کے مطابق صدقہ دے تو کافی ہے جیسا کہ بعض روایات میں

ہے کہ عاجز شخص صرف اٹھارہ دن روزے رکھے گا۔ بعض علماء نے ان دو چیزوں

میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے البتہ جس کو ہم نے اختیار کیا ہے وہ اصح اور

احوط ہے (یعنی اپنی طاقت کے مطابق صدقہ دینا) اگر اٹھارہ روزے رکھے گا۔

توپے درپے روزے رکھنا واجب نہیں ہے۔

سولل: اگر کوئی شخص عجز کی صورت میں اپنی طاقت کے مطابق صدقہ

دے دے یا اٹھارہ روزے رکھے اور اس کے بعد وہ متمول اور ثروتمند ہو

جائے تو اس کی کیا تکلیف ہے ؟

جواب : چونکہ اس نے اپنا وظیفہ انجام دے دیا ہے لہذا اب اس پر کوئی چیز بھی نہیں ہے۔

اگر کوئی عورت عمداً اپنے روزے کو فاسد کرے اور اسی روز اس کو حیض آجائے یا وضع حمل ہو جائے تو اس صورت میں بھی حیض و نفاس سے قبل جو قضا و کفارہ اس پر واجب ہو گیا تھا وہ باقی رہے گا اس کو انجام دینا چاہیئے۔

اگر ایک شخص نے جماعِ حلال کے ساتھ ایک دن اپنے روزے کو فاسد کیا ہے تو اس کو تین کفاروں سے ایک کفارہ دینا چاہیئے۔ اور اگر ایک دن میں دو یا تین مرتبہ جماع کرے تو وہ دو یا تین کفارے دے گا۔

اگر کوئی شخص نعوذ باللہ اپنے روزے کو زنا کے ذریعے فاسد کرے تو اس کو تینوں کفارے دینے چاہئیں، اور اگر ایک دن میں دو یا تین مرتبہ زنا کرے تو دو یا تین کفارے دے۔

مفطر حرام کے ساتھ روزہ فاسد کرنا خواہ وہ مفطر اصلی ہو جیسے مردار یا خنزیر کا گوشت کھانا یا زنا کرنا یا مشروبات الکحل پینا، اور خواہ عارضی ہو جیسے حالتِ حیض میں جماع کرنا وغیرہ، تینوں کفاروں کا موجب ہے۔

خدا و رسول و ائمہ طہارہ پر چھوٹ باندھنا بھی مفطر حرام کی طرح ہے اور بعید نہیں ہے کہ یہ بھی تینوں کفاروں کا موجب ہو۔

جس آدمی نے ارادۂ سفر کیا اور حدّ ترخص گزرنے سے پہلے اس نے افطار کر لیا تو اس نے اپنے روزے کو فاسد کر دیا ہے۔ جس طرح ہم نے پیچھے احکام بتائے ہیں قضا و کفارہ کے انہیں احکام پر عمل کرے۔

اگر مرد و عورت برضا و رغبت عمداً ماہِ رمضان دن میں جماع کریں تو دونوں کفارہ دیں گے اور ان دونوں کو بطور تعزیر و تادیب پچیس پچیس تازیانے لگائے جائیں گے۔

اگر مرد اپنی عورت کو جماع پر مجبور کرے تو عورت کا کفارہ و تعزیر بھی مرد برداشت کرے گا یعنی دو کفارے دے گا اور سچا پس تازیانے بھی کھائے گا۔
اگر عورت اپنے مرد کو جماع پر مجبور کرے تو وہ صرف اپنے کفارہ و تعزیر کا مختل ہوگا۔

اس حکم میں نکاح دائمی اور نکاح متعہ والی عورت برابر ہے۔
اگر عورت پہلے جماع پر راضی ہو اور جماع کے درمیان مخالفت کر دے تو پہلا حکم ہی جاری ہوگا یعنی مرد و عورت اپنا اپنا کفارہ دیں گے اور اپنا اپنا تازیانہ کھائیں گے۔
اگر عورت ابتدائے جماع میں مجبور ہو جائے لیکن جماع کے درمیان راضی ہو جائے تو عورت کا کفارہ و تازیانہ مرد سے ساقط نہیں ہوگا۔
اگر کوئی شخص غروب شرعی کے وقت کسی حرام چیز کے ساتھ روزہ افطار کرے تو وہ حرام کھانے کی وجہ سے گناہ کا مرتکب تو ہوا ہے لیکن اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔
ایک فقیر کو ایک کفارہ صرف ایک مرتبہ ہی دینا چاہیے۔
اگر ایک مسکین و فقیر کے اہل و عیال ہوں تو ان کی تعداد کے مطابق ان کو کفارے دیئے جاسکتے ہیں۔

قسم اولے: مومن کو جان بوجھ

کر قتل کرنے کا کفارہ اور مقبض حرام

کفارہ کے روزوں کی اقسام

کے ساتھ ماہ رمضان کا روزہ فاسد کرنا۔ دو دیگر کفاروں کے علاوہ دو ماہ پڑنے روزے ہیں۔

قسم دوم: وہ روزہ ہے جو دوسرے کفارہ سے عاجز ہونے پر واجب ہو جاتا ہے یہ روزہ چھ مقامات پر واجب ہوتا ہے۔

(۱) خطا کی صورت میں مومن کے قتل کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے غلام آزاد کرنے سے عاجز ہو جانے کی صورت میں مسلسل دو ماہ روزے رکھے گا۔

(۲) کفارۃ ظہار (جس کی تفصیل کتاب ظہار میں موجود ہے) میں بھی اگر غلام آزاد کرنے سے عاجز ہو تو دو ماہ پہلے درپے روزے رکھے گا۔

(۳) جو شخص قضاءے ماہ رمضان میں ظہر کے بعد عمداً روزہ توڑ دے تو وہ دس مسکین کو کھانا کھلائے گا، بصورت عجز، تین دن روزہ رکھے گا۔

(۴) جو شخص قسم کھاتا ہے اور اس کو پورا نہیں کرتا اس کو چاہیے کہ وہ دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو لباس دے یا ایک غلام آزاد کرے اگر ان سے عاجز ہو تو تین دن روزہ رکھے گا۔

(۵) جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ جو شخص روزہ عرفہ قبل از غروب آفتاب عرفات سے کوچ کر جائے اس کو چاہیے کہ ایک اونٹ سحر کرے، عجز کی صورت میں اٹھارہ دن روزے رکھے گا۔

(۶) روزہ کیفر ہے جس کی تفصیل کتاب الحج میں مذکور ہے۔

قسم سوم: وہ روزہ ہے جو تین کفاروں میں سے اختیاراً پانچ موقعوں پر متحقق ہوتا ہے۔

اولے: وہ کفارہ جو ماہ رمضان کا روزہ مفطر حلال کے ساتھ باطل کرے اس قسم کا شخص تین کفاروں میں سے کوئی ایک کفاراً اختیار کرے گا۔ ایک غلام آزاد کرے گا۔ یا دو ماہ پہلے درپے روزے رکھے گا یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

دوم: نذر کی مخالفت کا کفارہ۔ اس میں بھی تین کفاروں میں سے ایک کفارہ اختیار کرے گا۔

سوم: عہد کا توڑنا بھی نذر کی طرح ہے۔

چہارم: کفارۃ اعتکاف قبل ازین بتایا جا چکا ہے۔

پنجم: احرام کی حالت میں سر منڈانا یا بقولے عورت کا بالوں کو کاٹنا بھی تین کفاروں میں سے ایک اختیار کرے گا۔

(۱) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ

الوانع روزه های حرام

(۲) ایام تشریق کے روزے ان حاجیوں

کیلئے جو مہینے میں ہیں (ایام تشریق ۱۱-۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ ہے) (۳) یوم شک کو شعبان کی آخری تاریخ کو ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا (۴) روزہ نذر معصیت یعنی کوئی اگر یہ نیت کرے کہ اگر میرا فلاں خلاف شرع اور معصیت والا کام پورا ہو جائے تو اس کے شکرانہ میں روزہ رکھوں گا (۵) چپ کا روزہ یعنی وہ روزہ جس کے ضمن میں چپ کی نیت ہو، لیکن اگر کوئی روزہ رکھے اور چپ کی نیت نہ کرے۔ لیکن اتفاقاً چپ رہے تو کوئی حرج نہیں اور حرام نہیں ہے۔ (۶) روزہ وصال یعنی رات دن (چوبیس گھنٹے) کی نیت سے روزہ رکھے۔ بعض کہتے ہیں کہ روزہ وصال دو دن اور ایک رات ہے۔ (۷) بغیر شوہر کی اجازت کے عورت کا مستحبی روزہ رکھنا یا منع کرنے کی صورت میں خواہ وہ عورت دائمی ہو یا متعہ والی خواہ مرد موجود ہو یا موجود نہ ہو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا مستحبی روزہ رکھنا بھی حرام ہے۔ (۸) سفر میں واجب روزے رکھنا، استثناء شدہ روزوں کے علاوہ۔

ہر ماہ کے تین مخصوص روزے، عشرہ

الوانع روزه های مستحب

اول کی پہلی جمعرات کا روزہ عشرہ دوم

کے پڑھ کا روزہ اور مہینہ کے آخری جمعرات کا روزہ۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے فی جہ سے یہ تینوں روزے نہیں رکھے تو اس کی قضا مستحب ہے اور اگر کوئی روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو ہر روزہ کے بدلے ایک درہم یا ایک مد کھانا مساکین کو دے۔ روزہ ایام بیض یعنی ہر ماہ کی ۱۳-۱۴ اور ۱۵ تاریخ کا روزہ۔

عید غدیر کا روزہ جو عید اکبر ہے اور تمام پیغمبر اپنے اوصیاء کو وصیت فرماتے

نھے کہ اس دن روزہ رکھیں حضرت رسول اکرمؐ نے بھی حضرت علیؑ کو وصیت فرمائی اس دن میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں اتنی روایات ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔

روایت ہے کہ عید غدیر کا روزہ ساٹھ ماہ یا ساٹھ سال کے برابر ہے۔
روزہ مبعث (تائیس رجب) کا روزہ ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے
یوم ولادت حضرت رسول اکرمؐ (۱۰ ربیع الاول) کا روزہ ایک سال یا
ساٹھ سال کے برابر ہے۔

روزہ روزہ دار الارض (۲۵ ذیقعد) کہ اس رات حضرت عیسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ کی ولادت
ہوئی ہے، ساٹھ ماہ کے برابر ہے۔

پہلی اور آٹھویں ذوالحجہ کا روزہ بلکہ پہلی سے نویں ذوالحجہ تک نوروزے مستحب ہیں۔
عید مبارکہ (۲۴ ذی الحجہ) کا روزہ ایک قول کے مطابق اس دن حضرت علیؑ نے
سائل کو حالت رکوع میں انگوٹھی عطا فرمائی تھی۔

مصیبت آل محمدؐ کی مناسبت دسویں محرم کا روزہ، روایات میں ہے کہ یہ پورا روزہ
تہیں ہے، بلکہ کھانے اور پینے سے امساک کرے (ظہارِ حزن و غم کرے اور عصر کے
بعد صرف پانی کے ساتھ افطار کرے۔

ہر جمعرات اور جمعہ کا روزہ مستحب ہے۔

عید نوروز کا روزہ، نیمہ رجب کا روزہ

انواع روزہ های مکروه سفر میں سستی روزہ رکھنا • روز عرفہ

کا روزہ • جو دعائیں پڑھنے والے اور
وظائف انجام دینے والے کو ضعیف کر دے • جہان کا میزبان کی اجازت کے بغیر سستی روزہ
رکھنا • اولاد کا باپ کی اجازت کے بغیر سستی روزہ • عورت کا شوہر کی اجازت کے
بغیر سستی روزہ رکھنا لیکن اگر شوہر منع کر دے تو حرام ہو جائے گا • غلام کا آقا کی
اجازت کے بغیر سستی روزہ، اس کے منع کرنے پر حرام ہو گا اور احتیاط اسی میں ہے کہ
عورت اور غلام اپنے شوہر اور آقا کی اجازت کے بغیر سستی روزہ نہ رکھے۔

وہ مسافر جو بعد از ظہر اپنے شہر یا گھر میں
وارد ہو یا اس جگہ جہاں قیام کا ارادہ ہو

چند مقامات پر امساک مستحب ہے

یا قبل از ظہر اس حالت میں وارد ہو کہ قبل افطرات بجالاجکا ہو ایسے شخص کیلئے مستحب کہ غروب آفتاب تک امساک کرے (کھانے پینے سے اجتناب کرے) وہ دیوانہ اور بیہوش جس کی دیوانگی اور بیہوشی بعد از صبح مرتفع ہو جائے۔ وہ مریض جو قبل از ظہر شفا یاب ہو جائے اگر اس وقت تک کچھ کھایا پیانہ ہو تو مستحب ہے کہ نیت کرے اور اس دن کا روزہ رکھے۔

حیض و نفاس والی عورت جو بعد از اذان صبح پاک ہو جائے یا قبل از غروب آفتاب حیض آجائے یا وضع حمل (بچہ پیدا) ہو جائے۔ جو طحا بعد از اذان صبح یا بعد از اذان صبح پاک ہو جائے جو کافر بعد از اذان صبح اسلام لے آئے۔ مخفی نہ رہے کہ روزہ دار مستحبی روزہ کو جب چاہے توڑ سکتا ہے لیکن بعد از ظہر مکروہ ہے۔

• اپنی بیوی کے ساتھ بذریعہ بوس و کنار

مباشرت کرنا خواہ وہ موجب تحریم کی چیز ہو

مکروہات روزہ دار

ہو یا نہ ہو لیکن ضعیف العمر لوگوں کی ضعیفی اور کمزوری کی وجہ سے کراہت وارد نہیں ہوتی ہے

• وہ فصد (پھینا) حجامت جو باعث ضعف ہو۔ حمام جانا جو باعث ضعف

اور پیاس ہو۔ ناک میں تبا کو اور نوار ڈالنا بشرطیکہ حلق میں داخل نہ ہو ورنہ حرام

اور مفسد روزہ ہے۔ پھولوں اور تیز خوشبوداری چیزوں کو سونگھنا۔ قمیض اور

تربکس پہننا۔ عورت کا پانی میں برہنہ بیٹھنا۔ فضائل و مصائب آل محمد کے

علاوہ اشعار پڑھنا۔

چند اہم مسائل

کفارہ میں جو غلام آزاد کیا جائے وہ مومن ہونا چاہیے ورنہ مخالف اور کافر غلام آزاد کرنے

سے ظاہر کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ کفارہ کی قیمت کی ادائیگی کافی نہیں ہوگی اگر کوئی زندہ

شخص کی طرف سے تبرقہ کفارہ دے تو کافی نہیں ہوگا البتہ میت کی طرف جائز ہے اور کوئی حرج نہیں۔

زکوٰۃ فطرہ: فطرہ واجب اور روزہ کی قبولیت کا موجب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ روزہ فطرہ کے ساتھ مکمل ہوتا ہے جس طرح نماز محمد کو آل محمد پر صلوات کے ساتھ مکمل ہوتی ہے جس شخص نے روزہ رکھا اور فطرہ ادا نہ کیا اس کا روزہ نہیں ہے۔ بخاری و ابن ماجہ نے قرآن مجید میں فطرہ کو نماز کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى یعنی بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے زکوٰۃ (فطرہ) نکالی اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

اس کے علاوہ فضیلت فطرہ میں بہت سی روایات بھی موجود ہیں۔

شرائط و وجوب فطرہ اولے: مکلف ہونا (عقل و بالغ ہونا) دیوانہ اور نابالغ لڑکے پر فطرہ واجب نہیں ہے اور ان کے ولی پر بھی واجب نہیں ہے، کہ دیوانہ یا نابالغ کے مال سے فطرہ ادا کرے، اہل اگر دیوانہ یا نابالغ کا نفقہ ولی کے ذمہ ہو تو وہ اپنے مال سے ان کا فطرہ ادا کرے۔ دوم: غشی اور بے ہوشی کی حالت میں ہونا۔ اگر کوئی شخص عید کا چاند دیکھنے سے پہلے سے لے کر نماز عید الفطر تک غشی یا بے ہوشی کی حالت میں ہے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے، سوم: آزاد ہونا یعنی غلام پر فطرہ واجب نہیں ہے اس شرط یا ہر قسم کے غلام برابر ہیں۔ چہاں غشی ہونا، اگر اپنے اور واجب الفقہ اہل و عیال کے سال کے اخراجات کا مالک نہ ہو تو اس پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

ہم نے عبادت میں کہلے کہ مسلمان ہونا شرط و وجوب نہیں ہے بلکہ مسلمان ہونا صحت قبولیت کی شرط ہے۔ بنابر اس کفار پر بھی فطرہ واجب ہے، لیکن ان کا فطرہ صحیح اور قبول نہیں ہے۔

مسائل اگر کوئی شخص عید الفطر کی رات سے پہلے بالغ، غنی یا آزاد ہو جائے یا غشی سے افاقہ ہو جائے تو اس پر فطرہ کی ادائیگی واجب ہو جائیگی۔ اگر کوئی شخص حلال سوال سے لیکر عید الفطر کے دن ظہر تک بالغ، غنی یا آزاد ہو جائے یا اس کو بے ہوشی سے افاقہ ہو جائے تو اس پر اخراج فطرہ مستحب ہے۔ عورت کا فطرہ اس کے شوہر پر واجب ہے۔ عورت اگر خود مالدار ہو اور اپنے شوہر کے مال سے زندگی بسر نہ کرتی ہو تو عورت اپنا فطرہ خود ادا کرے۔ اگر ایک غلام کے دو آقا ہوں تو اس کا فطرہ دونوں پر واجب ہے۔ ادائیگی فطرہ میں بھی دوسرے اعمال شریعہ

کی طرح نیتِ قربت واجب ہے۔ جس کے پاس سال کا خرچہ نہیں ہے تو اس کے لئے مستحب ہے فطرہ دے پہلے اپنے فطرہ کو الگ کرے پھر اپنے واجب النفقہ شخص کو دے، وہ دوسرے کو، اس طرح دستِ بدست اپنے اہل و عیال کو دے پھر وہی فطرہ مستحق آدمی کو دے دے۔ اگر ایک غنی اور ثروت مند شخص آخر ماہ رمضان غروبِ آفتاب پہلے فقیر ہو جائے تو اس پر فطرہ واجب نہیں ہے، غیر سید کا فطرہ سید پر جائز نہیں ہے البتہ سید سید کا فطرہ لے سکتا ہے۔ مقدارِ فطرہ: ایک صاع یعنی تقریباً تین کلو فی کس ہے، اس کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔

فطرہ کے واجب ہونیکا وقت جو شخص نمازِ عید پڑھتا ہے اس کو واجبِ اخراجِ فطرہ کا وقت عید کی رات غروبِ شرعی سے لیکر نمازِ عید پڑھنے

سے پہلے تک اور جو نمازِ عید نہ پڑھے اس کیلئے ظہر تک وقت ہے۔ صحیح تر یہ ہے کہ اذانِ صبح سے فطرہ واجب ہوتا ہے لیکن نمازِ عید اور غارِ ظہر کے بعد فطرہ حساب نہیں ہوگا۔ اگر مستحق موجود ہو تو فطرہ الگ کرنے کے بعد فوراً دے دے لیکن مستحق یا مستحق تر آدمی کے انتظار میں فطرہ میں آخر سوال تک بھی تاخیر کی جاسکتی ہے۔ اگر مستحق نہ ملنے کی وجہ سے ادائیگی فطرہ میں تاخیر کرے اور اس ضمن میں وہ فطرہ ضائع ہو جائے تو وہ ضامن تلف نہیں ہے لیکن اگر مستحق ہونے کے باوجود تاخیر کرے گا تو وہ ضامن ہوگا۔

مستحق فطرہ مسلمان، مؤمن اور موالی ہو یعنی شیعہ اثنا عشری، وہ لوگ جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور ان کے گیارہ فرزندان

کی ولایت کے منکر ہیں ان کو فطرہ دینا جائز نہیں ہے۔ جہتِ یہ ہے کہ فقیرِ اہلبیت اطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب کا منکر نہ ہو اور ان کے مقاماتِ عالیہ کا معترف ہو۔ اس مقام پر اہل علم رشتہ دار اور ہمسائے دوسروں پر مقدم ہیں۔ مؤمن اور موالی نہ ملنے کی صورت میں فطرہ مستحقین کو بھی دیا جاسکتا ہے یعنی وہ اشخاص مخالفِ جوشن نہیں ہیں۔ ایک فقیر کو جتنا زیادہ دیا جائے کوئی حرج نہیں لیکن ایک صاع سے کم نہ دیا جائے۔ افضل اور احوط یہ ہے کہ فطرہ امام علیہ السلام کو دیا جائے اور ان کی غیبت میں ان کے نائبین اور فقہائِ امامیہ (مجتہدینِ کرام) کو دیا جائے کیونکہ وہ استحقاق کے مقامات کو بہتر تشخیص دے سکتے ہیں۔



مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی مدرس مبلغ اعظم اکیڈمی

مبلغ اعظم محرم کے معرکہ الارامناظر کا عظیم مجموعہ



جواہری جامعیت کی وجہ سے مناظرین و مبلغین کیلئے
اُستادِ کامل کا درجہ رکھتا ہے۔ بارہا چھپ کر اسلامیانِ
پاکستان سے وارِ تحسین وصول کر چکا ہے۔
جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ مختص سے عرصہ میں
اسکا پانچواں ایڈیشن منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

رنگین ٹائٹل

طباعت آفسٹ



ملنے کا پتہ



درس آل محمد، جہانوالہ و ڈیفنل آباد، فون: ۲۳۰۴۳